فرض نمازوں کے بعد ذکرودعا سنت ہے

از: حضرت مولانا محمد شفیع جامعی قاسمی بھٹکلی مدظلہ

(بانی وناظم ادارہ رضیۃ الابرار بھٹکل، وسابق مہتمم ونائب ناظم جامعہ اسلامیہ بھٹکل)

اسلام میں دعا کی بڑی اہمیت ہے۔ **الدُّعَـاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ** ﴿ترمذی﴾ یعنی دعا عبادت کا مغز ہے، حدیث میں وارد ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے چند مواقع پر دعا کی قبولیت کی نشاندہی فرمائی ہے جس میں خاص طور پر فرض نمازوں کے بعد دعا کی قبولیت کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ **وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ.** ﴿سورۃ بقرۃ۔ ٤٥﴾

اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو نماز اور صبر کے ذریعہ۔ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی حاجت پیش آتی، تو نماز پڑھکر دعا مانگا کرتے تھے اور فرض نمازوں کے بعد دعا مانگنے کی بڑی فضیلت احادیث میں وارد ہوئی ہے۔ افسوس کہ مسلمانوں کا ایک طبقہ فرض نماز کے بعد دعا کا انکار کرتا ہے اور ایک طبقہ انفرادی واجتماعی کی بحث کر کے راہ فرار اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے، حالانکہ بے شمار رسول اللہ ﷺ کی احادیث اور فقہاء امت کے اقوال اس سلسلہ میں موجود ہیں۔ پھر بھی انکار کرنا سنت رسول ﷺ اور عمل اسلاف سے بیزاری کا مظہر ہے۔

بعض علاقوں میں امام سلام پھیر کر اس طرح بھاگتے ہیں کہ جیسے کوئی مصیبت آ گئی ہے۔ سنت کو خلاف سنت سمجھنا ایک شیطانی دھوکہ ہے۔ ذیل میں فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکرودعا کرنے اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کی احادیث اور اقوال امت تحریر کئے جارہے ہیں۔ جس سے واضح ہوگا کہ فرض نماز کے بعد دعا مانگنا سنت ہے، نہ کہ بدعت۔

احادیث ذکر بعد نماز

﴿حدیث﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَآءَ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِالتَّكْبِيْرِ.

﴿صحیح بخاری، حدیث ٨٤٢، وصحیح مسلم ٢١٧/١، وسنن أبی داؤد ١٤٣/١﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کا اختتام کا علم بلند آواز سے **اللہ اکبر** کہنے سے ہوتا تھا۔

﴿حدیث﴾ عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثاً وَقَالَ: "اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ". ﴿صحیح مسلم ٢١٨/١، وسنن ترمذی ٦٦/١، وسنن نسائی، حدیث ١٣٣٧، وصحیح ابن خزیمۃ، حدیث ٧٣٧﴾

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ **أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ** کہتے پھر اس طرح دعا کیا کرتے تھے۔ **"اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ".**

﴿حدیث﴾ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَمْلٰى الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ۔ فِي كِتَابٍ إِلٰى مُعَاوِيَةَ۔ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ: "لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

الْحَمْدُوَهُوَعَلٰی کُل شَیءٍ قَدِیْرٌ،اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَااَعْطَیْتَ وَلَامُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَایَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ وَمِنْكَ ا لْجَدُّ.“

﴿صحیح بخاری،باب الذکر بعدالصلاۃ،وباب الدعابعدالصلاۃ، وصحیح مسلم ۲۱۸/۱، ومسند أحمد، ا لرفتح ا لربانی ، حدیث۷۸۹ ، وصحیح ا بن حبان ، الإحسان، حدیث ۲۰۰۷﴾

ترجمہ: حضرت وراد جوحضرت مغیرہ بن شعبہ کے محرر تھے فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کوخط لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہرفرض نماز کے بعد اس طرح دعا کیا کرتے تھے۔ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحْدَهُ لَاشَرِیْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیْرٌ،اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَااَعْطَیْتَ وَلَامُعْطِیَ لِمَامَنَعْتَ وَلَایَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ وَمِنْكَ الْجَدُّ.

﴿حدیث﴾ عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مُعَقِّبَاتٌ لَا یَخِیبُ قَائِلُهُنَّ أوفَاعِلُهُنَّ دُبُرَکُلِّ صَلَاةٍ مکتوبةٍثَلَاثًاوَثَلَاثِیْنَ تَسْبِیْحَةً، وَثَلَاثًاوَثَلَاثِیْنَ تَحْمِیْدَةً،وَأرْبَعًاوَثَلَاثِیْنَ تَکْبِیْرَةً.

﴿صحیح مسلم ۲۱۹/۱﴾

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جوشخص ہرفرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہے وہ کبھی بھی ناکام ونامرادنہیں ہوگا۔

اسکے علاوہ آیت الکرسی، قل ھو اللہ أحد، قل أعوذبرب الفلق، قل أعوذبرب الناس اور فجر ومغرب کی نماز کے بعد سات مرتبہ اللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار اور جگہ بدلنے سے پہلے لَااِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه وَحْدَهُ لَاشَرِیْكَ لَـهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُوَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیْر پڑھنے کی فضیلت احادیث میں وارد ہوئی ہے۔

احادیث دعابعدنماز

﴿حدیث﴾ عَنْ أَبِی أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِیْلَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ: أیُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: جَوْفَ اللیْلِ الآخِرِ،وَدُبُرَالصَّلَوَاتِ المَکْتُوبَاتِ. ﴿سنن الترمذی ۳۴۹۹، السنن الکبری للنسائی ۴۷/۹، قال الترمذی ھذا حدیث حسن، وقال العلامہ بن الحجر العسقلانی رجالہ ثقات، الدرایۃ ۲۲۵/۱﴾

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی دعازیادہ قبول ہوتی ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: رات کے آخیری حصہ میں اورفرض نمازوں کے بعد۔

﴿حدیث﴾عن المغیرۃ رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو فی دبر صلاتہ. ﴿التاریخ الکبیر للبخاری ۸۰/۶﴾

ترجمہ: حضرت مغیرہ رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد دعا مانگا کرتے تھے۔

﴿حدیث﴾ عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ:کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَاسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ:اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَاأَخَّرْتُ وَمَااَسْرَرْتُ وَمَاأَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَااَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّی اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.

﴿سنن أبی داؤد، ۲۱۲/۱،وصحیح ابن خزیمۃ،حدیث ،قال الإمام النووی رواہ أبوداود بإسنادٍ

صحیح ،ا لمجموع ۴۸۶/۳﴾

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو اس طرح دعا مانگا کرتے تھے۔اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَاأَخَّرْتُ وَمَااَسْرَرْتُ وَمَاأَعْلَنْتُوَمَا اَسْرَفْتُ وَمَااَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّی اَنْتَ الْمُقَدَّمُ وَالْمُؤَخَّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.

﴿حدیث﴾ عَنْ مصعب بن سعدٍوعمربن میمون الاودی،قَالَا:کَانَ سَعْدٌ یُعَلِّمُ بَنِیْهِ هٰؤُلَاءِ ا لْکَلِمَاتِ کَمَا یُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ الْکِتَابَةَ وَیَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَتَعَوَّذُ منھن دُبُرَ الصَّلَاةِ: "اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ،وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ اُرَدَّاِلَیٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ،وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا،وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ":

﴿صحیح بخاری ۳۹۶/۱،وسنن ترمذی ۱۹۷/۲،وصحیح ابن خزیمة،حدیث۷۴۶﴾

ترجمہ: حضرت مصعب بن سعداورعمر بن میمون فرماتے ہیں کہ حضرت سعدبن ابو وقاص رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو استاذ کی طرح اس دعا کوسکھاتے تھےاور فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعدان الفاظ کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ اُرَدَّاِلَیٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ،وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا،وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

﴿حدیث﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبلٍ رضی اللہ عنہ،أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَبِیَدِهِ وَقَالَ:یَامُعَاذُ وَاللّٰهِ إِنِّی لَأُحِبُّكَ.فَقَالَ:أُوصِیكَ یَامُعَاذُلَاتَدَعَنَّ فِی دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُولُ: "اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلَیٰ ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ".

﴿سنن أبی داؤد۲۱۳/۱،وسنن نسائی، حدیث۱۳۰۳،قال الحافظ فی "بلوغ المرام" بعد ما عزاه إلی أحمد وأبوداود والنسائی : سنده قوی، وقال الإمام النووی فی "الأذكار" (ص-۶۸)و المجموع (۴۸۶/۳) : إسناده صحیح، وصحیح ابن خزیمة، حدیث۷۵۱، ومستدرك حاكم وقال حاكم: هذاحدیث صحیح علی شرط الشیخین وأقره الذهبی ۲۷۳/۱﴾

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن میرا ہاتھ پڑھکر فرمایا:اے معاذ! مجھے تم سے محبت ہے اسلئے میں تم کوتا کید کرتا ہوں کہ نماز کے بعداس دعا کو کبھی نہ چھوڑنا۔اَللّٰھُمَ اَعِنِّیْ عَلَیٰ ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.

﴿حدیث﴾ عَنْ أَبِی بَکْرَةَ رضی اللہ عنہ:أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقُولُ فِی دُبُرِ الصَّلَاةِ اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْکُفْرِوَالْفَقْرِوَعَذَابِ الْقَبْرِ.

﴿صحیح ابن خزیمة۷۴۷،وسنن نسائی،حدیث۱۳۴۷، وقال حاکم هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم، وأقره الذهبی وقال علی شرط مسلم، المستدرك علی الصحیحین ۹۲۷﴾

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعدان الفاظ کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے۔اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْکُفْرِوَالْفَقْرِوَعَذَابِ الْقَبْرِ.

﴿حديث﴾ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ عِلْماً نَافِعاً، وَعَمَلاً مُتَقَبَّلاً، وَرِزْقاً طَيِّباً. ﴿رواه الإمام أحمد فی مسنده ورواه ابن ماجه و ابن السنی، الأذكار، ص ٧٠، قال الهيثمی: رواه الطبرانی فی الصغير ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ١٠/٤﴾

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے بعد اس طرح دعا کیا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ عِلْماً نَافِعاً، وَعَمَلاً مُتَقَبَّلاً، وَرِزْقاً طَيِّباً.

﴿حديث﴾ عَنْ أَنَس ؓ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَضیٰ صَلَاتَهٗ مَسَحَ جَبْهَتَهٗ بِيَدِهِ الْيُمْنیٰ، ثُمَّ قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ، اللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّی الْهَمَّ وَالْحَزَنَ. رواه ابن السنی. ﴿"الأذكار" للإمام النووی، ص ٦٩﴾

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز ختم کرتے تو اپنے داہنے ہاتھ کو پیشانی پر رکھ کر یہ دعا کرتے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ، اللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّی الْهَمَّ وَالْحَزَنَ

﴿حديث﴾ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيیٰ الأَسْلَمِی قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَرَأیٰ رَجُلًا رَافِعاً يَدَيْهِ يَدْعُو قَبْلَ أَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا قَالَ لَهٗ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰی يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ: أخرجه ابن أبی شيبة، و رجاله ثقات، قاله الحافظ السيوطی فی رسالته "فض الوعاء فی أحاديث رفع اليدين بالدعاء". ﴿إعلاء السنن ٣/١٦١﴾ وذكره الحافظ الهيثمی فی مجمع الزوائد وقال: رواه الطبرانی وترجم له، فقال: محمد بن يحيی الأسلمی: عن عبد الله بن الزبير ورجاله ثقات.. انتهی. ﴿تحفة الأحوذی ٢/٦٠﴾

ترجمہ: حضرت محمد بن یحییٰ اسلمی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے قریب نماز میں سلام سے پہلے ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے دیکھا تو عبداللہ بن زبیر نے اس شخص سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے تھے۔

﴿حديث﴾ عَنِ الأَسْوَدِ الْعَامِرِیِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْفَجْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ انْحَرَفَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَدَعَا. ﴿رواه ابن أبی شيبة فی مصنفه، كذا ذكر بعض الأعلام هذا الحديث بغير سند وعزاه إلی "المصنف"، ولم أقف علی سنده، فالله تعالی أعلم كيف هو صحيح أو ضعيف، تحفة الأحوذی ٢/٦٠، و إعلاء السنن ٣/١٦٤﴾

ترجمہ: حضرت اسود عامری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھا۔ آپ ﷺ سلام کے بعد مڑ کر بیٹھ گئے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور دعا کی۔

﴿حديث﴾ عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ؓ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِی الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰی يَمْسَح بِهِمَا وَجْهَهٗ. ﴿سنن ترمذی كتاب الدعوات: ٢/١٧٦، قال الترمذی هذا حديث صحيح غريب وفی نسخة غريب بدون لفظ صحيح وقال الحافظ ابن حجر فی بلوغ المرام أخرجه الترمذی وله شواهد منها حديث ابن عباس عند أبی داؤد و مجموعها يقتضی

أنه حديث حسن، وأقرالحافظ على ذكر ذلك الأمير الصنعانى فى سبل السلام:٤/٣٣٢،طبع دارالمعرفة بيروت،واستدل بالحديث على مشروعية مسح الوجه باليدينبعد الفراغ من الدعاء وأقره ايضاً المحدث عبد الرحمٰن المباركفورى فى تحفة الأحوذى :٩/٣٢٩،مسائل نماز، از:مولانا حبيب الرحمن ديوبند،ص٦٦﴾

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرہ پر پھیرے بغیر نیچے نہیں کرتے تھے۔

(امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے اور بعض نسخوں میں صرف غریب کا لفظ ہے۔علامہ ابن حجر عسقلانیؒ "**بلوغ المرام**" میں لکھتے ہیں: امام ترمذیؒ کی اس حدیث کی تائید میں بہت سے شواہد موجود ہیں، ان میں سے ایک حدیث حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سنن ابی داؤد میں موجود ہے۔خلاصہ یہ کہ یہ حدیث حسن ہے اور **سبل السلام** کے مصنف امیر صنعانیؒ نے اور **تحفة الأحوذى** کے مصنف محدث عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ نے علامہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کی تائید کی ہے۔)

﴿حديث﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَاقَالَ:قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَعَوتَ اللّٰه فَادْعُ بِبَاطِنِ كَفَّيْكَ وَلَاتَدْعُ بِظُهُورِهَافَإِذَافَرَغْتَ فَامْسَحْ بِهِمَا وَجْهَهٗ. ﴿سنن ابن ماجه باب رفع اليدين فى الدعاء:١/٢٧٥١،قال السيوطى فى فض الوعا:١/٧٤،قال شيخ الإسلام أبو الفضل بن حجر فى أماليه هذا حديث حسن،مسائل نماز،از:مولاناحبيب الرحمن ديوبند،ص٦٥﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اللہ سے دعا کرو تو باطن ہتھیلی سے دعا کرو، ہتھیلی کے ظاہر سے دعا نہ کیا کرو اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لیا کرو۔

(علامہ جلال الدین سیوطیؒ "**فض الوعا**" میں فرماتے ہیں کہ شیخ الاسلام ابوالفضل حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے اپنی کتاب امالی میں اس حدیث کو حسن کہا ہے۔)

﴿حديث﴾ عَنِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَى الْفَجْرَقَعَدَ فِى مُصَلَّاهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. ﴿**صحيح مسلم ١/٢٣٥،وصحيح ابن خزيمة،حديث ٧٥٧**﴾

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھتے تو سورج طلوع ہونے تک اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے۔

﴿حديث﴾ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَالفِهْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَايَجْتَمِعُ ملأ فَيَدْعُو بَعْضُهُمْ وَيُؤَمِّنُ سَائِرُهُم إِلَّا أَجَابَهُمُ اللّٰهُ. ﴿المعجم الكبير للطبرانى٣٤٥٦، المستدرك للحاكم ٥٤٧٨، دلائل النبوة للبيهقى ٧/١١٣، قال الهيثمى ورجاله رجال الصحيح غير ابن لهيعة وهو حسن الحديث، مجمع الزوائد ١٧٣٤٧، قال الشوكانى: أخرجه الحاكم وقال صحيح الإسناد، تحفة الذاكرين ١/٦٣،قال البنا: قلت حديثه حسن اذا قال حدثنا وفيه ضعف إذا عنعن وهنا قال حدثنا فالحديث حسن، الفتح الربانى١٧/٢٥٠﴾

ترجمہ: حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو جماعت ایک جگہ جمع ہو

اوران میں سے ایک دعا کرے اوردوسرے آمین کہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا ضرور قبول فرماتے ہیں۔

﴿حدیث﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِرَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ:کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ إِذَاسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِہِ یَقُولُ بِصَوتِہِ الأَعْلَیٰ: "لَاإِلَہَ إِلَّااللّٰہُ وَحْدَہُ لَاشَرِیْکَ لَہُ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُوَھُوَعَلَی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ،وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ، وَلَانَعْبُدُإِلَّاإِیَّاہُ، لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ، وَلَہُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَاإِلہَ إِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِینَ لَہُ الدِّینَ وَلَوْکَرِہَ الْکَافِرُونَ. ﴿"الأم" للإمام الشافعیؒ ١٥٠/١، المعجم الکبیر للطبرانی ١٢٥/١٣، شرح السنة للبغوی ٢٢٧/٣، قال البغوی ھذا حدیث صحیح﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو بلند آواز سے **لَاإِلَہَ إِلَّااللّٰہُ وَحْدَہُ لَاشَرِیْك**.......... آخیر تک پڑھتے تھے۔

ان احادیث سے نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا معلوم ہوتا ہے۔ نیز بلند آواز سے دعا مانگنا بھی ثابت ہوتا ہے۔ جولوگ اس کو بدعت کہتے ہیں وہ ان احادیث پر غور کریں۔ علماء نے علامہ ابن حجر کا عسقلانیؒ کا قول نقل کیا ہے: **ماادعاہ من النفی مطلقاًمردود** جولوگ نماز کے بعد ذکرودعا کا انکار کرتے ہیں، ان کا قول مردود ہے۔

﴿"تحفة الأحوذی" ٥٨/٢،و"إعلاء السنن" ١٦٧/٣﴾

١﴾ مشہور محقق ومحدث محی السنۃ امام یحییٰ بن شرف نوویؒ (م ٦٧٦ھ) لکھتے ہیں۔

اتفق الشافعی والاصحاب وغیرھم رحمھم اللّٰہ علی أنه یستحب ذکراللّٰہ تعالی بعد السلام ویستحب ذلك للإمام والمأموم والمنفردوالرجل والمرأة والمسافروغیرہ ویستحب أن یدعو أیضاً بعدالسلام بالاتفاق وجاء ت فی ھذہ المواضع أحادیث کثیرة صحیحة فی الذکروالدعاء قد جمعتھافی کتاب الأذکار. ﴿المجموع ٤٨٤/٣﴾

ترجمہ: امام شافعیؒ اور دیگر حضرات شوافع کا اتفاق ہے کہ نماز کے بعد امام، مقتدی، منفرد، مرد، عورت اور مسافر سب کے لئے ذکراور دعا مستحب ہے اوراس کے بارے میں بہت سی صحیح حدیثیں موجود ہیں۔ میں نے **الأذکار** میں اس کو لکھا ہے۔

امام نوویؒ مزید لکھتے ہیں۔

قد ذکرنا استحباب الذکر والدعاء للإمام والماموم والمنفرد وھو مستحب عقب کل الصلوات بلا خلاف........الصواب استحبابه فی کل الصلوات ویستحب أن یقبل علی الناس فیدعو واللّٰہ أعلم.

﴿المجموع ٤٨٨/٣﴾

ترجمہ: ہر نماز کے بعد امام، مقتدی، منفرد کا ذکرودعا کرنا مستحب ہے اورامام کے لئے مستحب ہے کہ وہ مقتدیوں کی طرف رخ کرکے دعا مانگیں۔

۲﴾علامہ احمد ابن حجر عسقلانی شافعیؒ (متوفی ۸۵۲ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

قلت: وما ادعاه من النفى مطلقا مردود .....فان قيل المراد بدبر كل صلاة قرب آخرها وهو التشهد قلنا قد ورد الأمر بالذكر دبر كل صلاة والمراد به بعد السلام إجماعا.﴿فتح البارى ١١/١٣٣﴾

ترجمہ: جولوگ نماز کے بعد ذکر و دعا کا انکار کرتے ہیں ان کا قول مردود ہے اور جولوگ **دبر كل صلاة** کا مطلب سلام سے قبل تشہد کی دعا مراد لیتے ہیں، ان کی خدمت میں عرض ہے کہ تمام علماء کے نزدیک **ذکر دبر کل صلاۃ** کا مطلب سلام کے بعد کا ذکر ہے۔

۳﴾ علامہ شمس الدین محمد حطاب مالکیؒ (متوفی ۹۵۴ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

ولا خلاف فى مشروعية الدعاء خلف الصلاة فقد قال عليه الصلاة السلام أسمع الدعاء جوف الليل وإدبار الصلوات المكتوبات.(مواهب الجليل لشرح مختصر الخليل ٢/٤٦٥)

ترجمہ: نمازوں کے بعد دعاء کی مشروعیت کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے اسلئے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مقبول ترین دعا تہجد اور فرض نمازوں کے بعد کی دعا ہے۔

۴﴾علامہ منصور بن یونس بہوتی حنبلیؒ (متوفی ۱۰۵۱ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

(ويدعو) الإمام (بعد فجر وعصر لحضور الملائكة) أى ملائكة الليل والنهار (فيهما فيؤمنون) على الدعاء فيكون أقرب للإجابة (وكذا) يدعو بعد (غيرهما من الصلوات) لأن من أوقات الإجابة: أدبار المكتوبات.﴿كشف القناع عن متن الإقناع٣/٥٤﴾

ترجمہ: نماز فجر اور نماز عصر کے بعد امام ضرور دعا کرے اسلئے کہ ان اوقات میں ملائکہ کی آمد ہوتی ہے اور وہ نمازیوں کی دعا پر آمین کہتے ہیں، تو اس وقت دعا کی قبولیت یقینی ہے، علاوہ ازیں باقی تینوں نمازوں کے بعد بھی دعا کرے، اسلئے کہ وہ بھی قبولیت کا موقع ہے۔

۵﴾ فرض نمازوں کے بعد دعا کے سلسلہ میں صاحب **تحفة الأحوذى** شیخ عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ (م ۱۳۵۳ھ) لکھتے ہیں۔

إعلم أن علماء أهل الحديث قد اختلفوافى هذاالزمان فى أن الإمام إذاانصرف من الصلاة المكتوبة هل يجوزله أن يدعو رافعاًيديه ويؤمن من خلفه من المأمومين رافعى أيديهم فقال بعضهم بالجواز، وقال بعضهم بعدم جوازه ظنًّامنهم أنه بدعة،قالوا:إن ذلك لم يثبت عن رسول الله ﷺ بسند صحيح،بل هوأمر محدث وكل محدث بدعة،وأماالقائلون با لجوا ز فاستدلوا بخمسة أحاديث .... واستدلوا:أيضاً بعموم أحاديث رفع اليدين فى الدعاء قالوا: إن الدعاء بعد الصلاة ا لمكتوبة مستحب مرغب فيه،وأنه قدثبت عن رسول الله ﷺ ا الدعاء بعد الصلاة ا لمكتوبة وأن رفع ا ليدين من آداب الدعاء،وأنه قد ثبت عن رسول الله ﷺ رفع اليدين فى كثير من الدعاء.وأنه لم يثبت المنع عن رفع ا ليدين فى ا لدعاء بعد ا لصلاة ا لمكتوبة ، بل جاء فى ثبوته الأحاديث ا لضعاف، قا لوا : فبعدثبوت هذه الأمورالأربعة وعدم ثبوت المنع لايكون رفع اليدين فى الدعاء بعدالصلاة المكتوبة بدعة سيئة

بلهوجائزلا بأس على من يفعله. ﴿تحفة الأحوذی ۲/ ۵۹،طبع دارالحديث قاهرة﴾

ترجمہ: جان لو فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کے سلسلہ میں اہل حدیث علماء کی دو رائیں ہیں۔(۱) بعض علماء جائز کہتے ہیں اور (۲) بعض علماء ناجائز اور بدعت کہتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ سے حدیث صحیح سے ثابت نہیں مانتے۔ جو لوگ اس کو جائز کہتے ہیں وہ ان پانچ حدیثوں سے استدلال کرتے ہیں............نیز وہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کو بھی جائز کہتے ہیں اسلئے کہ فرض نماز کے بعد دعا مستحب اور پسندیدہ عمل ہے اور رسول اللہ ﷺ سے فرض نمازوں کے بعد دعا ثابت ہے اور ہاتھ اٹھانا دعا کے آداب میں سے ہے۔ بہت سے مواقع پر رسول اللہ ﷺ کا دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا ثابت ہے اور نماز کے بعد ہاتھ اٹھانے کی ممانعت بھی نہیں آئی ہے بلکہ ہاتھ اٹھانے کا ثبوت بعض ضعیف حدیثوں سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ ان تمام امور کے ثابت ہونے کے بعد فرض نمازوں کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا کسی طرح بدعت نہیں ہوسکتا بلکہ جائز ہوگا اور کرنے والوں پر کوئی اعتراض بھی نہیں ہوگا۔

۶ ﴾ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے داماد و شاگرد حضرت مولانا سید احمد رضا بجنوریؒ لکھتے ہیں۔

روایات صحیحہ سے آج کل کی مروجہ نماز کے بعد کی اجتماعی دعاوں کا ثبوت یقینی طور سے ہو چکا ہے اسی لئے ہمارے فقہاء نے اس کو ذکر کیا ہے جیسا کہ نورالایضاح اور اس کی شرح مراقی الفلاح میں ہے۔ (معارف السنن) ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کا ثبوت بھی حضور علیہ السلام سے دوبار نوافل کے بعد ثابت ہوا ہے، ایک تو حدیث مسلم شریف سے بیت ام سلیم میں کہ آپ نے سب کے ساتھ نماز کے بعد دعا کی۔ (فتح الملہم) امام بخاریؒ نے بھی اس واقعہ کا ذکر مختصر پانچ جگہ کیا ہے، دوسری نماز استسقاء کے بعد (معارف السنن) یہاں حضرت شاہ صاحب (علامہ انور شاہ کشمیریؒ) کے ارشاد کو پھر تازہ کرلیں کہ حضور علیہ السلام سے کسی فعل کے لئے خواہ قولی ثبوت ہو یا فعلی دونوں برابر ہیں اور کسی ایسے ثابت شدہ عمل کو بدعت ہرگز نہیں کہہ سکتے، یہ ضرور ہے کہ کسی مستحب کو واجب نہ سمجھے اور ہر حکم کو اپنے درجہ تک رکھے اور اگر کوئی بات حضور علیہ السلام کے عمل میں کمی کے ساتھ بھی ثابت ہے تو وہ کافی ہے تاکہ امت اس کو بھی اپنا معمول بنا کر اجر عظیم حاصل کرتی رہے۔ یہی اجتماعی دعا بعد الصلاۃ کا مسئلہ ہے اوپر کی ساری تفصیل ہم نے اس لئے کی اس کی اہمیت اور فضیلت واضح ہوجائے جبکہ آج علامہ ابن تیمیہؒ اور ابن القیمؒ کے تشدد کی وجہ سے حرمین شریفین کی نماز اس بڑی فضیلت سے محروم ہو چکی ہیں اور آپ نے دیکھا کہ ایک اہل حدیث عالم (شیخ عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ) نے ہی کس طرح ان کے تشدد کو رد کردیا ہے اور حق بات بلا خوف لومۃ لائم کہدی ہے، جزاء الله خيرا الخيرا. ﴿انوار الباری اردو شرح صحیح البخاری﴾

۷ ﴾ حضرت مولانا یوسف لدھیانویؒ (متوفی ۱۴۲۱ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

فرض نمازوں کے بعد اجتماعی دعا کا معمول خلاف سنت نہیں، خلاف سنت وہ عمل کہلاتا ہے جو شارع علیہ السلام نے خود نہ کیا ہو، اور نہ اس کی ترغیب دی ہو۔ ﴿آپ کے مسائل اور اس کا حل﴾

۸ ﴾ مولانا حبیب الرحمٰن استاد دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں۔

نماز سے فارغ ہوکر دعا مانگیں، جس کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھوں کے اندرونی حصہ کو چہرے کے سامنے کرتے ہوئے اتنا اٹھائیں کہ وہ سینہ کے سامنے آجائیں اور دعا سے فراغت کے بعد انہیں چہرے پر پھیر لیں۔ ﴿مسائل نماز، ص ۶۱﴾